بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے ایک عظیم الشان لائحہ عمل کا ایمان افروز بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29؍اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ رمضان آیا اور تمام ان لوگوں پر جنہوں نے اس سے فیض پانے کی کوشش کی برکتیں بکھیرتے ہوئے گزر گیا۔ ایک عقلمند اور حقیقی مؤمن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ بیشک فرض روزوں کا مہینہ تو ختم ہے لیکن باقی فرائض کی ادائیگی کے معیاروں کو اونچا رکھنے اور ان میں ترقی کرتے چلے جانے کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ اگر ہم اس حقیقت کو بھول گئے کہ رمضان کے بعد ہم نے اپنے فرائض اور حقوق کی ادائیگی کے معیاروں کو کس طرح قائم رکھنا ہے تو ہم نے اپنا رمضان اس طرح نہیں گزارا جس طرح آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر معاملے میں بڑی کھول کر ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے ایک لائحہ عمل ہمیں دے دیا۔ اگر ہم اس لائحہ عمل کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں تو یقیناً ہم ان راستوں پر چلنے والے بن جائیں گے جو نیکیوں میں بڑھنے اور ترقی کرنے کے راستے ہیں جو ایک رمضان سے دوسرے رمضان کو ملانے کے راستے ہیں جو اس دوران کی جانے والی غلطیوں اور گناہوں سے بچانے کے راستے ہیں معاف کروانے کے راستے ہیں۔ پس آپ کی نصائح میں سے چند نصائح میں اس وقت بیان کروں گا۔

آنحضرت ﷺ نے مؤمنوں کو بار بار توجہ دلائی ہے کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا۔ پس یہ اہمیت ہے نماز کی۔ کسی خاص مہینے کے لئے مخصوص نہیں بلکہ دن میں پانچ نمازوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے نمازوں کی اہمیت کی ہمیں بار بار تلقین کی ہے اور نصیحت فرمائی ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کہ جبکہ انسان پیدا ہی عبادت کے لئے ہوا ہے تو ضروری ہے کہ عبادت میں اس درجہ کا لذت اور سرور بھی ضرور رکھا ہونا چاہئے جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ہر چیز میں لذت ہے اور اس سے حظ اٹھاتا ہے انسان تو پھر عبادت میں کیوں نہیں۔ فرمایا کہ خوب سمجھ لو کہ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند تر ہے۔

فرمایا جس چیز کا انسان کو پتہ ہی نہیں، جس کی تمام حِسّیں ہی مر گئی ہوں وہ کس طرح کسی نعمت اور اس کی لذت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کے حل کا بھی آپ نے طریقہ بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیا کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ تبھی لذت آئے گی اور جب مزہ ایک دفعہ انسان کو آ جاتا ہے تو پھر اس لذت کا بھی پتہ لگ جاتا ہے پھر اس طرف توجہ بھی کرتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بد شکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت کو چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ نماز کے مقابلے میں اس کو نیند اور سونے میں زیادہ لذت آ رہی ہے۔ فرمایا اس کو اطلاع ہی نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔ اگر مخلص مومن ہے کہ نماز پر دوام کرے۔ نماز مستقل مزاجی سے پڑھتا چلا جائے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو۔ دعا بھی کرے اور کوشش بھی کرے۔ اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور کرب کی مانند ہی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے سرور دے کہ وہ لذت حاصل ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً اگر اس درد سے دعا ہو گی تو لذت بھی حاصل ہو جائے گی۔ پس اس لذت اور سرور کو حاصل کرنے کے لئے اور اس بیماری سے باہر نکلنے کے لئے بھی دعا ضروری ہے۔ صرف اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے دعا نہ ہو بلکہ اس کے لئے بھی دعا ہو۔ جس طرح بیماری سے صحت یاب ہونے کے لئے انسان ہر حیلہ استعمال کرتا ہے۔ علاج بھی کرتا ہے دعا بھی کرتا ہے اسی طرح اس کے لئے بھی کرے۔

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ سنوار کر نمازیں کس طرح پڑھی جاتی ہیں تو یہ ہے سنوار کر نماز پڑھنے کا طریقہ کہ ٹھہر ٹھہر کر پورا وقت ہر جو حرکت ہے نماز کی اس کو دے کر پورا وقت دے کے آرام سے پڑھے۔

پھر نماز کی حقیقت کو سمجھ کر اس کو ادا کرنے کی طرف توجہ کرنے کے بعد ایک مؤمن کو قرآن کریم پر توجہ دینی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں

جان ودل سے مصروف ہو جائیں۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہیں ٹھہر سکے گی۔

پھر نیکیوں کو قائم رکھنے کے لئے آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم رکھو اور اس کے لئے جہاں ایمان میں مضبوطی ضروری ہے وہاں علمی اور عملی ترقی بھی ضروری ہے اور اس کے لئے کوشش بھی کرنی چاہیئے۔

پھر رمضان کے فیض کو جاری رکھنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں جو طریق بتایا وہ ہے آپس کے تعلقات میں جو اعلیٰ اخلاق دکھانے کی رمضان میں ہم نے کوشش کی تھی انہیں جاری رکھنا۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ فرمایا کہ ہماری جماعت میں ہمیں پہلوان نہیں چاہئیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ پس رمضان میں جو تقویٰ پیدا کیا ہے وہ تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ آپس کے تعلقات کو بھی بہتر سے بہتر کیا جائے اور ایک دوسرے سے معاملات میں بھی اخلاق اور حسن اخلاق کا نمونہ دکھایا جائے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ فرمایا کہ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو، اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتے کی تو منظور ہوتی ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین جورو اپنی اولاد اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ فرمایا کہ اصل توحید کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ میں کامل نہ ہو، اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔ پس جو اس وقت اس چشمہ کے نزدیک نہیں آتا جو خدا تعالیٰ نے اس غرض کے لئے جاری کیا ہے وہ یقیناً بے نصیب رہتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کا یہی عظیم الشان اخلاص تھا کہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اسلام کا منشا یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی خوبی بیان فرمائی ہے کہ وہ وفادار تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم

سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔ اور اس کے لئے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کے در پر جھکے رہو اور اپنے ہر آنے والے دن کو وفاداری کے ساتھ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرنے والا بناؤ۔

خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجائے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعوی پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بڑی غور طلب بات ہے اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی ﷺ کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض وغایت ہونی چاہئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے جو اسلام سکھایا ہے تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا نہ کرو۔

آپ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدم کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے یہ ثابت کر کے دکھا کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔ رمضان میں جو ہم نے تربیت حاصل کی ہے اس کو سال کے باقی حصوں مہینوں میں بھی جاری رکھنا ہوگا۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ایک لائحہ عمل میں نے سامنے رکھا ہے اس پر عمل کرنے کی بھی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ **اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرنا ہوگا۔ قرآن کریم پر عمل کرنا ہوگا۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ توحید کے قیام کے لئے ہر قربانی دینی ہوگی۔** تبھی ہم بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دنیا کے لئے بھی دعائیں کریں دنیا کے حالات بہتر ہوں۔ آپس میں جو دشمنیاں چل رہی ہیں ملک ملک پر حملے کر رہے ہیں وہ عقل کے ناخن لیں اور ان چیزوں سے باز آجائیں ورنہ دنیا بہت زیادہ تباہی کی طرف جارہی ہے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کو یہ پہچان لیں تو تبھی اس سے نکل سکتے ہیں۔ اسی طرح احمدی اسیران جو پاکستان، افغانستان اور الجزائر ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ پاکستان اور دنیا کے بعض اور ممالک میں احمدیوں کے جو حالات ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے اور پاکستان میں بھی احمدی آزادی سے رہنے لگیں۔

حضور پر نور نے خطبہ کے آخر میں مکرم عبدالباقی اشرف صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور خدمات سلسلہ کا تذکرہ فرمانے کے بعد نماز جنازہ حاضر ادا کئے جانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ